جلد ۶ | بمبئی دوشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۴۹

مقدمۃ الجیش

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

(چندہ حجاز ریلوے)

رقم	مقام	نام
[illegible]	نیڈاون (چیرم)	عزیز الرحمان صاحب
[illegible]	"	جمیل احمد صاحب
[illegible]	"	محمد صاحب
عنہ	"	قاضی نذیر الدین صاحب
[illegible]		میزان
[illegible]		رقم سابق
[illegible]		میزان کل

[illegible]

مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

ابھی ہم تو اسی خیال میں تھے کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ نے جو دوبارہ صلح کی تحریک کی ہے اس موقعہ کو ٹرچ بہت غنیمت سمجھیں گے اور عنقریب لارڈ کچنر کے آگے ناک رگڑیں گے۔ معافی مانگیں گے۔ اپنی گستاخیوں کی نسبت جو خاص لارڈ کچنر کی خدمت میں گذرانی ہیں وہ صدق دل سے ندامت کا اظہار کریں گے مگر وہاں تو مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال والا معاملہ نکلا۔ اخبار ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ گذشتہ ماہ جو ڈچ سرداروں نے پے در پے بہت سی مجلسیں کی تہیں اونکی نسبت یہی خیال تھا کہ شرائط صلح پر وہ غور کر رہے ہیں مگر اب معلوم ہوا کہ صلح پر تو وہ اصلا ہی نہیں [illegible] بلکہ [illegible] پر غور کر رہے تھے کہ موسم [illegible]

ترجمہ رسید چندہ حجاز ریلوی

(رسید مجموعی)

دفتر منسٹر فائنس :- ۲ دسمبر ۱۹۰۱ء

— از قسطنطنیہ —

بنام حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر سلطان

جناب عالی! خط مرسلہ آپکا المرقوم ۱۲ اکتوبر معہ ۱۳۳ پوسٹل آرڈرس چندہ حجاز ریلوے وصول ہوا۔ یہ روپے چندہ حجاز ریلوے کے کریڈٹ [illegible] اکونٹ [illegible]

اس خط کے ساتھ رسید نمبری ۲۰۰ کمشنر حجاز ریلوے آپکی کوششوں و عطیہ امداد اسکا ذخیرہ کرکے [illegible] مشکور ہے

فرستادہ - رسید [illegible] حجاز ریلوی [illegible]

[illegible]

نہ کرنے کے سو بہانے

کسی نے سچ کہا ہے کہ اگر انسان کسی کام کو ٹالنا چاہے تو ہزار حیلے حوالے نکال کے کتنی بچا سکتا ہے۔ بقول حضرت مومن۔ تیرا ہی جی نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں۔ یا کوئی مجبوری ایسی ظاہر کر دی کہ پھر کسی کو کسی کا موہنہ ہی نہ پڑے۔ یا کوئی اڑنگا ایسا لگا دیا کہ جس سے کچھ دن کے لئے قدرتی طور پیدا ہو جائے۔

گذشتہ ہفتہ وزیر اعظم آسٹریلیا کی نسبت خبر آئی تھی کہ برٹش گورنمنٹ کو مدد دینے کے بارے میں وہ یہ کہتا ہے۔ کہ جبتک گورنمنٹ اپنے موہنہ سے مدد نہ مانگے گی۔ میں ایک سپاہی بھی نہ بھیجوں گا۔ اسکے متعلق تو ہم جبھی لکھ چکے تھے کہ ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ کو کیا غرض پڑی ہے جو تجھ مجھ سے مدد مانگتی پھرے اور پھر وہ بھی ایسوں سے جو اوسی کے ماتحت ہوں۔

ہاں! یہ دوسری بات ہے کہ اگر کوئی ماتحت سلطنت خوش عقیدتی اور خلوص نیت کے ساتھ اپنی فوج اور اپنے باپ دادا کا جمع کیا ہوا خزانہ فدویانہ طور پر پیش خدمت کر دے تو اوسکی خاطر سے یہ قبول کر لے گی۔ ہیٹی ہو تو بلا سے مگر یہ اپنے عقیدتمند کی خاطر سے ایسی بے عزتی گوارا کر ہی لیگی۔ چنانچہ آسٹریلیا نے جب خود درخواست کی تھی کہ فوج جان نثاری کے لئے [illegible] تو گورنمنٹ نے لے لیا تھا۔ اچھا پھر اوسکے بعد یہ خبر آئی کہ وزیر اعظم [illegible] کے خفنے بگڑ گئے۔ بجائے اظہار [illegible] دنیا [illegible] وہ یہ کہتا ہے۔ کہ برطانیہ کو اگر مدد کی خواہش ہو تو

موہنہ سے مانگے

یہ بھی کوئی بات ہے کہ [illegible] جاری [illegible] گورنمنٹ کا جی اندر سے مدد کی خواہش کرتا ہے تو موہنہ کیوں پھوٹے مثل مشہور ہے بے روئے تو بچہ کو بھی ماں دودھ نہیں پلاتی۔ پھر بھلا بغیر طلب کے فوج کیسے بھیجدی جائے غرض مطلع کا بند یہ ہے کہ جبتک برٹش گورنمنٹ خود مدد نہ طلب کرے گی یہاں سے ہرگز ہرگز فوج نہ بھیجی جائے گی۔

خیر۔ یہانتک بھی اوسکا کہنا غنیمت سمجھ سکتے ہیں شاید اس خیال سے اوس نے گورنمنٹ کی طلب پر زور دیا ہو کہ ایسا نہ ہو جب اسکے صلہ کی خواہش کریں تو وہ ٹکا سا جواب دیدے اور کہدے کہ ہم نے کب فوج مانگی تھی۔ اور ہمیں ضرورت ہی کب تھی۔ وہ تو ہم نے محض تمہاری خوشی سے قبول کر لی تھی کہ تمہارے انکار کر دینے سے تمہاری بے حرمتی نہ ہو۔ [illegible] وزیر اعظم آسٹریلیا اگر اپنے پہلے قول پر قائم رہتا تو ہم سمجھ سکتے تھے کہ درحقیقت ہے تو وہ وفادار مگر چونکہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ایک دوسرے کے داؤں کو آپس میں خوب سمجھ سکتے ہیں لہذا اوس نے بطور پیش بندی یہ شرط لگا دی ہوگی۔ مگر اب یہ معلوم ہوا کہ پیش بندی وپیش بندی کچھ نہ تھی درحقیقت اوڑ لگانا ہی مقصود تھا۔ کیونکہ اس اڑنگا کے بعد جو ہمارے کسی بڑے نامہ نگار نے وزیر اعظم آسٹریلیا سے ملاقات کر کے اس بارہ میں گفتگو چھیڑ کر [illegible] لگانا چاہا تو وزیر مذکور ایسا اینٹھا گویا [illegible] بات ہی نہ دھرنے دیا۔ کچھ بعد کی [illegible] پہلے تو اوسکی یہ شرط تھی کہ گورنمنٹ خود اپنے موہنہ سے مدد مانگے اور اب وہ یہ کہتا ہے کہ صرف مانگ لینے ہی سے میں فوج نہیں دوں گا بلکہ یہ بھی سمجھا دینا ہوگا کہ فی الواقع جنگ جنوبی افریقہ کے لئے مزید فوج کی ضرورت ہے۔ بغیر تقریر کامل کئے میں ہرگز مدد نہیں دیسکتا

سامان کو کیا چھوئیں

ڈچوں کی عیاری چالاکی خدا بچائے سب بلاؤں کی جڑ کہ آجتک ہماری بھولی بھالی فوج اونکو نہ سمجھ سکی معلوم ہوتا ہے کہ ڈچوں کو ہندوستانی [illegible] کے داؤں پیچ یاد ہیں اونہی کے ذریعہ سے وہ [illegible] کود کے صاف نکل جاتے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جانکاہ وقوعہ کے درمیان حلول کر چکا ہے کہ ہماری بہادر فوج نے ڈچوں کے بعض افسروں کو عین موقعہ پر دبوچ لیا اور ایسا دبوچا کہ وہ ہماری بہادر فوج کے گھیرے سے آٹھ آٹھ دن نہ نکل سکے جب ہم کو اس قسم کی خبریں معلوم ہوتی تھیں دل باغ باغ ہو جاتا تھا اور بے اختیار فرط مسرت سے یہ نکل جاتا تھا کہ بس مار لیا میدان۔ اب ہماری فوج کے اڑنگے سے بچکے کہاں جا سکتا ہے۔ مگر پھر جو سنا تو یہی سنا کہ ہماری بہادر فوج موہنہ ہی دیکھتی رہ گئی اور سرداران ڈچ رفو چکر شدند۔

تازہ واقعہ سنئے کہ لارڈ میتھون نے کمانڈنٹ پوٹگیٹر پر معقول فوج کے ساتھ دھاوا مارا۔ کمانڈنٹ مذکور کے ہمراہ صرف ۳۰-۴۰ سوار تھے کسی مقام پر وہ آرام لینے کی غرض سے بیٹھا تھا کہ اچانک لارڈ میتھون کی فوج نے اوسکو جا گھیرا اور اسطرح [illegible] کے تمام راستے بند کر دئے۔ مگر واہ رے عیار قوم کہ ایسا صاف نکل گیا جیسے صابون میں سے تار۔ اور غضب تو یہ کہ [illegible] کو بھی صاف لے اوڑا۔ چنانچہ ۲۲ دسمبر کو روٹر نے خبر بھیجی ہے کہ لارڈ میتھون کی جدید فتح کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کمانڈنٹ پوٹگیٹر کا سامان تو سب ہمارے ہاتھ لگ گیا۔ مگر وہ خود نہ پکڑا جا سکا۔ لارڈ میتھون کا انتظام تو معقول تھا مگر خدا جانے اونکو برٹش فوج کے آنکھوں پر کیا ٹوپی ڈالدی کہ کر ڈچ کمانڈنٹ معہ ۳۰ ہمراہیوں کے صاف نکل گیا۔

ڈچ جونکے نکلے سب خالی بچارے

ڈچون کی عیاری اور مکاری کے کیا کہنے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام ترفن فریب کاری کی ذات انہیں سے ختم ہیں ۔ تمام جو سوانگ بہ لاتے ہیں اونکو ایسا نبھاتے ہیں کہ کوئی کیسا ہی تاڑ باز ہو مگر کیا مجال کہ وہ ڈچون کے بھیس کی نسبت مصنوعی ہونے کا ذرا بھی شک دل میں لائے کہ ہماری بہادر اور ہشیار فوج ... دہوکا کھانیوالا ہوگا بقول شخصے اور ڈچ بالی بچانے والی ہے مگر یہ بھی بعض وقت ایسا دہوکہ کھا جاتی ہے کہ بیوقوف لوگ بھی سنکر ہنسیں پکار اوٹھتی ہون تو تعجب نہیں ۔ اور غضب یہ کہ کئی بار ایسا ہوا اور جب ہماری ڈچون نے دہوکا دیا تو ایسا زبردست دیا کہ ہماری فوج تو کیا فوجی سردار بھی مان گئے اور بیساختہ ہر سردار کی زبان سے یہ نکل گیا اب کھائی تو کھائی اب کھاؤں تو رام دہائی ۔ مگر ڈچ کھلاڑ والے ایسے کھلاڑی ہیں کہ جب موقع پاتے ہیں کھلا ہی جاتے ہیں ۔ سفید جھنڈیاں دکھا دکھا کے جو اونہوں نے کئی بار دہوکہ دیدیا یہ تو اونکا کھیل ہی تھا ۔ ہماری بہادر فوج چونکہ واقعی بہادر ہے اسکو شایان ہی تھا کہ پناہ طلب جھنڈی دیکھکر اونپر فور رحم کرتی ۔ چنانچہ اس نے حسب قاعدہ اور حسب عادت اون نامعقولوں پر رحم کیا ۔ اور ایسا کیا کہ اونکا دل ہی جانتا ہوگا مگر وہ ایسے بھلے مانس کب تھے جو اوسکی قدر کرتے ۔ وہ ایسے کندہ ناتراش ہیں کہ بجائے اطاعت کرنے کے اونہوں نے بڑی بے دردی کے ساتھ ہماری معصوم فوج پر فیر کروائے اور قطار کی قطار اڑادی ۔ خیر اس دہوکہ کو تو ہم قابل تعریف نہیں سمجھتے مگر ان حال میں جو انہوں نے دہوکہ دیا وہ البتہ

قابل تعریف چکمہ تھا

ظالمون نے ہماری فوج کی فوج تباہ کرڈالی کہ رہ رہا ہے اس کی نسبت لارڈ کچنر بہادر نہایت افسوس کے ساتھ اسطرح روایت فرماتے ہیں کہ ڈچون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام بلیسپروٹ کو پہلانگ جائیں تاکہ آزادی کے ساتھ اریخ کو لوٹیں اور اودہم مچانے کا موقعہ مل جائے ۔ جنرل ڈیمنٹ بڑے مستعد ہیں وہ ہر وقت ڈچون کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں اون کو کسی جاسوس نے ڈچون کے ارادہ سے مطلع کردیا ۔ پھر بھلا ان سے کب رہا جاتا یہ جھٹ معقول فوج ہمراہ لیکر اس ارادہ سے چل پڑے کہ ڈچون کو بلیسپروٹ سے پرے ہی روکدیں ۔ جنرل ڈیمنٹ نے دوڑ دھوپ تو بہت کی مگر ڈچ اوس مقام سے آگے نکل آئے سبھی اب اون کی بدمعاشی سنئے ۔ اونہیں چونکہ یقین کامل تھا کہ ہماری سرکوبی کیلئے انگریزی فوج ہر وقت پابرکاب رہتی ہے اس لئے اون کو اندیشہ تھا کہ وہ بہت جلد ہم کو آگھیرے گی ۔ اسلئے انہوں نے اپنی جماعت کے دو حصے کرڈالے ایک حصہ تو اصلی جون میں رہا اور ایک حصے نے انگریزی فوج کی وردیاں ڈانٹ لین اور بہروپ بدلکر اچھے خاصے صاحب بہادر ہو گئے ۔ اس حصہ کو انہوں نے اپنے آگے رکھا اور اس طور پر آگے بڑھے کہ دونون میں تھوڑا ہی فاصلہ قائم رہا ۔ اگلے حصہ نے جو انگریزی فوج کو آتے ہوئے دیکھا تو جھٹ وہ ڈچون کیطرف پلٹ پڑا اور لگا خالی فیر اڑانے ۔ ڈچون نے بھی اودہر سے توپ بندوق کے فیر خالی کرنے شروع کردئے ادہر کوئی توپ کا ہوائی فیر ہی کیا تو اصلی گولہ

مصنوعی انگریزی فوج

کو پہلانگ کر اصلی انگریزی فوج کے قریب آکے پڑا ۔ جنرل ڈیمنٹ تو مقابلہ کے لئے بیتاب تھے ہی پہلا پہٹ کی جو آواز سنی تو اون کے کان کھڑے ہوگئے ۔ ایک ٹیلہ پر جا اونہوں نے چڑھ کر دوربین لگائی تو اونہیں یہ معلوم ہوا کہ فوج (یومنری) ڈچون سے مقابلہ کررہی ہے ۔ چونکہ یومنری فوج اوس مقام کے آس پاس کہیں پڑی تھی اسلئے جنرل ڈیمنٹ کو خیال ہوا کہ ڈچون کی آہٹ پاکے وہی مقابلہ میں آڈٹی ۔ چونکہ وہ تعداد میں کم معلوم ہوئی اسلئے جنرل ڈیمنٹ کو جوش آگیا اور اوس کی مدد کو جلد پہونچنے کے لئے سرپٹ گھوڑے دوڑادئے ۔ اور ایسے بے تحاشا دوڑے کہ قریب پہونچکر بھی اُن کو یومنری فوج کا اصلی حال نہ معلوم ہوسکا ۔ ڈچون کے بھیس بدلی ہوئی فوج نے جو دیکھا کہ انگریزی فوج بڑے زور شور کے ساتھ آرہی ہے تو جھنڈی اس طرح سے ہلادی کہ جیسے کوئی دبی ہوئی فوج بڑی بیتابی کے ساتھ مدد مانگ رہی ہے ۔ جھنڈی کے اس اشارے نے تو ہماری بہادر فوج کو ہوا کا فرانا بنا دیا اور وہ آناً فاناً میں آنکھ بند کئے اس مصنوعی فوج سے آبھڑی ۔ یومنری فوج پہلے ہی سے چھپنے پر تلی ہوئی تھی اوس نے جب دیکھا کہ انگریزی فوج رڈے تلے آگئی تو جھٹ پلٹا کھا گئی اور شت باشپ کی بوچھار سے انگریزی فوج کے اس ناگہانی دہوکے سے اوسان خطا ... مگر جنرل ڈیمنٹ نے اپنی حالت کو بگڑنے نہ دیا اور جھٹ بغل بچا کے اپنی فوج کو اسطرح الگ کرلیا جیسے کبوتر باز لڑتے ہوئے کبوترون کی ٹکڑی الگ کرلیتے ہیں ۔ فوج الگ تو ہوگئی

دھوکہ دھوکہ ہی ہے

نامعقول ڈچون مین اب مردانگی کے ساتھ لڑنے مرنے کا دم تو رہا نہین وہ تو اپنے اوس جاہلانہ قول کو اب نباہ رہے ہین جو اونہون نے شروع جنگ مین عام طور سے پکار رہا تھا کہ "یا تو ہمیشہ آزاد رہین یا قصائی کے گھونٹ سے"

ہمین تو شک نہین کہ وہ اپنے قول کے پورے ہو کہ تقریبا ایک سال سے وہ سراسر چوٹیان ہی کھا رہے ہین لیکن اپنی ہٹ سے کسیطرح ڈھیلے نہین ہوتے - لیکن اب جسطرح سے وہ لڑ رہے ہین یہ تو بالکل ہیجڑون کا سا طریق ہے کہ جب میدان خالی دیکھا تو تالیان بجاتے ہوئے یورش کر بیٹھے اور جو کسی نے ایک آدھ وصول رسید کر دی تو پیچھے ہٹ جاتے ہوئے رفوچکر ہو گئے - کیونکہ اونکے پاس جنگ کا سامان تو کچھ رہا نہین اور نہ گنتی کا رعب بٹھانے کے لئے آدمی ہی رہے اتنے وہ جر ثقیل کے اصول استعمال کر رہے ہین مگر چونکہ جر ثقیل کی چرخیون کو دلتے ہی کمزور ہوتے ہین اسلئے یہ چلب رہتا ہے کہ لگ گیا تو تیر نہین تو تکا - وہ ہمیشہ اسی داؤن مین لگے رہتے ہین کہ انگریزی فوجکو کہین غافل پائین تو ہاتھ مار جائین - وہ ایک دفعہ کسی خاص وجہ سے اونکو یہ موقعہ مل بھی گیا لیکن اب یہ بات کوسون دور گئی کیونکہ ہماری فوج اب دشمن حقیر بیچارہ "شتر" کو مدنظر رکھ کے ہمیشہ چاق چوبند رہتی ہے - ڈچون کا یہ وار تو اب چلتا نہین اب اونہون نے دھوکہ پر کمر باندھ رکھی ہے مگر تم جانو دھوکہ دھوکہ ہی ہے - وہ لاکھ چالین چلائین نباہ ہوتا ہو - واقعی اتفاقیہ ہوتا ہے کہ ہماری فوجکو حال ہی مین اونہون نے ہماری بہادر فوج پر یورش تو

خوب ہاتھ مارا

کر فوجکی فوجکو صاف ہو گئی - صرف ۴۰ آدمی الٹے روز اس قابل بچے کہ اپنے پاؤن سے دوڑ کر گھر پہنچ سکین - لیکن پھر اونکو کیا نتیجہ تو وہی "تامین ٹائین فش" نکلا - وہ فوج نہ رہی اونکا ہماری گورنمنٹ کے پاس اور فوج ہی نہ تھی میمنہ کے دستہ دوسری فوج ہو چکی اور اونسے تمام ڈچون کا بلیتہ ہی نکال دیا - چنانچہ لارڈ کچنر بہادر فرماتے ہین کہ جنرل ڈیلیٹ جب زخمی ہو چکے اور اونکی فوج برباد اور منتشر ہو چکی تو کپتان سکاٹ نے چند سپاہیون کو جمع کر کے قسمت آزمائی کی اور ہمت کر کے اون ٹوٹے ہوئے سپاہیون نے گڑک کر حملہ کیا - ڈچون کے پیر اوس حملہ سے ڈگمگا گئے تھے اتنے مین رینگتی ہی ہو چکے - پھر بھلا فوج کیسے ٹھہر سکتے تھے گو کہ اوس وقت تک وہ قریب قریب فاتح کے بن چکے تھے مگر آخر مرد کہان تھے کہ دوسری فوج پہونچ جانے پر بھی وہ اڑے رہتے - فوراً ہی اون کے ہوش فقرو ہو گئے اور ہوش کے ساتھ ہی وہ بھی اوڑنچھو ہو گئے - ہماری بہادر فوج اونکا پیچھا کب چھوڑنے والی تھی - ڈچون کی ہمت گھٹتے ہی اوسکا دل ہاتھون بڑھ گیا تھا - وہ مقام ڈبی تک اونکے پیچھے لگی چلی گئی - ڈچ بھاگے تو بڑی تیز رفتاری سے مگر چونکہ میدان صاف تھا اسلئے ہماری فوجنے دس بیس لمبی لمبی چھلانگین بھر کے پانچ عدد قابو مین کر ہی لئے - بس پھر اسنے زیادہ دوڑ دھوپ کی ضرورت نہ سمجھی کیونکہ اسے تو صرف اپنی فتح کی نشانی چاہئے تھی - چنانچہ ۵ عدد کافی مل گئے اسلئے یہ گیلی کو ڈڈی بغلین بجاتی اپنے خیمون مین جا گھسی ∴

گڑبڑ ہو کر رہ گئی

سلطنت عثمانیہ کو خداوند کریم دشمنون کی نظر بد سے بچائے دول یورپ ایک عرصہ سے جھنجھٹ کی صورتین پیدا کر رہے ہین - اور خلیفۃ المسلمین پیچ دئے جا رہے ہین - مگر لیکن آخر وہ بھی شہنشاہ ہین اور شہنشاہ بھی کیسے خادم الحرمین - حامی اسلام کبھی نہ کبھی اون ... بھی جلال آ ہی جائیگا - گو کہ وہ پرلے درجہ کے صابر و شاکر ہین لیکن آخر دن کی لگا قیمتی اور ہمیشہ کے پولیٹیکل خلجان سے اوکتا کر الا اللہ کہہ کے کھڑے ہو جائین تو کچھ عجب بھی نہیں - فرانس کا قضیہ تو ابھی پورے طور سے طے ہوا بھی نہ تھا کہ بندرگاہ کویت کے شیخ نے اور مردہ قصہ مین پھر جان پڑ گئی - ہر ہفتہ اوس کے متعلق ایک نہ ایک نئی خبر ورق شریف پہونچا ہی چھوڑتی ہے گذشتہ ہفتہ تو یہ خبر پہونچی تھی کہ شیخ مبارک جنگ کی تیاریان کر رہا ہے اور یہ بھی خبر پہونچی تھی کہ سلطان المعظم کا فرمان بھی شیخ مبارک کے نام صادر ہو چکا کہ فوراً جاتے ہو تو کان دبائے قسطنطنیہ چلے آؤ - اس ہفتہ دو خبرین اور بھی رنگ کی پہونچی ہین - فرمان کی بابت تو یہ خبر آئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے بابعالی سے شکایت کی ہے کہ خلاف معاہدہ اندر ہی اندر شیخ مبارک کو قابو مین لانے کی ترکیب کیسے ہو رہی ہے - اس شکایت کا جواب بابعالی نے یہ دیا کہ ہم کچھ نہین جانتے - جنگی تیاریون کی نسبت یہ خبر آئی ہے کہ برٹش کپتان نے ترکی جھنڈے کو گرا دیا اور شیخ مبارک کا جھنڈا کھڑا کر دیا - اگر دونون مین سے ایک خبر صحیح ہے تو بس یہ سمجھو کہ قیامت آیا ہی چاہتی ہے مگر بھیا ہمین تو دونون کی تاہنوز تصنیف ہی معلوم ہوتی ہے - ہماری گورنمنٹ جو ۳ کروڑ مسلمانون کی رعیت

دہوکہ دہوکہ ہی ہے

نامعقول ڈچون مین اب مردانگی کے ساتہ لڑنے مرنے کا دم تو رہا نہین وہ تو اپنے اوس جاہلانہ قول کو اب نبہار ہے ہین جو اونہون نے شروع جنگ مین عام طور پر پکار رہا تہا کہ "یا تو جینا ہے ہین ہین یا قصائی کے کہونٹے سے"

نہین تو شک نہین کہ وہ ہین قول کے پورے گو کہ تقریباً ایک سال سے وہ سراسر چوٹیان ہی کہائے ہین لیکن ہین ایسے ہٹ دہرے کہ کسیطرح ٹہنڈے ڈہیلے نہین ہوتے - لیکن اب جسطرح سے وہ لڑ رہے ہین یہ تو بالکل ہیجڑون کا سا طریق ہے کہ جب میدان خالی دیکہا تو تالیان بجاتے ہوئے یورش کر بیٹہے اور جو کسی نے ایک آدہ دہول رسید کر دی تو پیچہ جہاڑتے ہوئے رفوچکر ہو گئے - کیونکہ اونکے پاس جنگ کا مسالا تو کچہ رہا نہین اور نہ گنتی کا رعب بٹہانے کے لئے آدمی ہی رہے اب تو وہ جرثقیل کے اصول استعمال کر رہے ہین مگر چونکہ جرثقیل کی چرخیون کو دلتے ہی کمزور ہوتے ہین اسلئے یہ حساب رہتا ہے کہ لگ گیا تو تیر نہین تو تکا - وہ ہمیشہ اسی داؤن مین لگے رہتے ہین کہ انگریزی فوجکو کہین غافل پائین تو ہاتہ مار جائین - دو ایک دفعہ کسی خاص وجہ سے اونکو یہ موقعہ مل بہی گیا لیکن اب یہ بات کوسون دور گئی کیونکہ ہماری فوج اب "دشمن حقیر بیچارہ نشمرد" کو مدنظر رکہہ کے ہمیشہ چاق چوبند ہی ہے - ڈچون کا یہ وار تو اب چلتا نہین - جب اونہون نے دہوکون پر کمر باندہ رکہی ہے گو تم جانو دہوکہ دہوکہ ہی ہے - وہ لاکہہ جال بچہائین ظاہر تا ہو - ہان اتنا ضرور ہوتا ہے کہ ہماری فوجکو حال ہین اونہون نے ہماری بہادر فوج پر یوتو

خوب ہاتہ مارا

کہ فوجکی فوجکو صاف ہو گئی - صرف ۴۰ آدمی اونمین سے اس قابل بچے کہ اپنے پاؤن سے دوڑ کر گہر پہونچ سکین - لیکن پہر اونکو کیا نتیجہ تو وہی "تا مین ٹائین فش" نکلا - وہ فوج نہ رہی تو کیا ہماری گورنمنٹ کے پاس اور فوج ہی نہ تہی ڈچون کے دیکہتے دوسری فوج پہونچگئی اور اونسے تمام ڈچون کا بلیتہن نکالدیا - چنانچہ لارڈ چیمز بہادر فرماتے ہین کہ جنرل ڈمینٹ جب زخمی ہو چکے اور اونکی فوج برباد و منتشر ہو چکی تو کپتان اسکاٹ نے چند سپاہیون کو جمع کر کے قسمت آزمائی کی اور ہمت کر کے اون ٹوٹے ہوئے سپاہیون نے گٹک کر حملہ کیا - ڈچون کے پیر اوس حملہ سے ڈگمگا گئے تہے اتنے مین ریلیف بہی ہو چکے - پہر بہلا ڈچ کیسے ٹہر سکتے تہے گو کہ اوسوقت تک وہ قریب قریب فاتح کے بن چکے تہے مگر اتنے مرد کہان تہے کہ دوسری فوج پہونچ جانے پر بہی مد اڑے رہتے - فوراً ہی اون کے ہوش غفرا ہو گئے اور ہوش کے ساتہ ہی وہ بہی اڑنچہو ہو گئے - ہماری بہادر فوج انکا پیچہا کب چہوڑنے والی تہی - ڈچون کی ہمت گہٹتے ہی اوسکا دل ہاتہون بڑہگیا تہا - دو مقام دیجی تک اونکے پیچہے لگی چلی گئی - ڈچ بہاگے تو بڑی تیز رفتاری سے مگر چونکہ میدان صاف تہا اسلئے ہماری فوجنے دس بیس لمبی لمبی چہلانگین بہر کے پانچ عدد قابو مین کر ہی لئے - بس پہر اسنے زیادہ دوڑ دہوپ کی ضرورت نہ سمجہی کیونکہ اسے تو صرف اپنی فتح کی نشانی چاہئے تہی - چنانچہ ۵ عدد کافی مل گئے اسلئے یہ کہیلتی کودتی اچہلتی کہاتی اپنی خیمون مین جا گہسی ؎

گڑبڑ ہو کر رہ گئی

سلطنت عثمانیہ کو خداوند کریم دشمنون کی نظر بد سے بچائے دول یورپ ایک عرصہ سے جہنجہٹ کی صورتین پیدا کر رہے ہین - اور خلیفۃ المسلمین چرکے دئے جا رہے ہین - مگر کیا کنگ آخر تو وہ بہی شہنشاہ ہین اور شہنشاہ بہی کیسے خادم الحرمین - حامی اسلام کبہی نہ کبہی اون بہی جلال آہی جائیگا - گو کہ وہ پرلے درجہ کے صابر و شاکر ہین لیکن آجکے دن کی انکا فضیحتی اور بعضیرے پولیٹکل خلجان سے اوکتا کر الا اللہ کہہ کے کہڑے ہو جائین تو کچہ عجب بہی نہین - فرانس کا قضیہ تو ابہی پورے طور سے طے بہی نہ ہوا تہا کہ بندرگاہ کویت کے جہگڑے اور مردہ قضیہ مین پہر جان پڑگئی - ہر ہفتہ اوس کے متعلق ایک نہ ایک نئی خبر وزیر شریف پہونچا ہی چہوڑتے ہین گذشتہ ہفتہ تو یہ خبر پہونچی تہی کہ شیخ مبارک جنگ کی تیاریان کر رہا ہے اور یہ بہی خبر پہونچی تہی کہ سلطان المعظم کا فرمان بہی شیخ مبارک کے نام صادر ہو چکا کہ خیر چاہتے ہو تو کان دبا کے قسطنطنیہ چلے آؤ - اس ہفتہ دو خبرین اور بہی رنگ کی پہونچی ہین - فرمان کی بابت تو یہ خبر آئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے بابعالی سے شکایت کی ہے کہ خلاف معاہدہ اندر سے اندر شیخ مبارک کو تابع بنانے کی ترکیب کیسے ہو رہی ہے - اس شکایت کا جواب بابعالی نے یہ دیا کہ ہم کچہ نہین جانتے - جنگی تیاریون کی نسبت یہ خبر آئی ہے کہ برٹش کپتان نے ترکی جہنڈہ گرا دیا اور شیخ مبارک کا جہنڈا کہڑا کر دیا - اگر دونون مین سے ایک خبر صحیح ہے تو بس یہ سمجہو کہ قیامت آیا ہی چاہتی ہے - مگر بہیا ہمین تو روٹر کی تازہ تصنیف ہی معلوم ہوتی ہے - ہماری گورنمنٹ جو ۳ کروڑ مسلمانون کی رعیت سے

معرکہ آرائی

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

آج شعبان المعظم کی دوسرے جمعہ کی صبح ہو رہی ہے آفتاب مشرق کی طرف سے آہستہ آہستہ اسطرح نکل رہا ہے کہ اہل دنیا کو جو جابروں کے ہاتھوں تنگ آ گئی ہے ۔ عنقریب اور کوئی نرالی مرئی روداد سنانے کے لئے کلبلا کلبلا کر اٹھتے ہوئے جاڑے کو دور کر رہا ہے ۔ مشکلکشائی کرتے یا یوں سمجھئے کہ جاڑے سے بچا ۔ مگر ابھی ذرا غور کرنا دیکھنا اوس کی روشنی رونق ہی تو ہرگز نہیں اور رنگت بھی عالی نہ اب وہ دیکھو اوس سے نہ معلوم خدا جانے یا آپ کیا واقعہ پیش آیا وہ زرد پیلا ہو گیا اور بادلوں سے سر نکالا سا ہے نہ معلوم کیا امید تھی کچھ اور نکل آیا مگر دھوپ خونگوار رہا اسوقت تیز ہوا کرتی تھی آج خلاف معمول اوس قدرتی تیزی کے برعکس سردی بس ہے اسی کے آس پاس کی بکریاں بھی اسی بات کا پتہ دیتی ہیں کہ اس کے سخت صدمہ نے شبنم رلا رلا دیا جس سے اوس کی چشم میں یہ سرخ سرخ ڈورے ہیں کہ زمین کے بیچ برا پڑ گئیں ہیں ۔ بشر شجر سب یکدم ساکت ہیں ۔ یا الہی خیر کیا ماجرا ہے عقل گم اوسان پراگندہ ہیں ۔ آسمان پر کچھ ابر کے پریشان ٹکڑے ادھر ادھر پھیل پھیل کر اوس کی خونخوار رنگت کو جلد دیکر اور بھی مہیب منظر پیدا کر رہے ہیں ۔ یہ خلاف معمول آج معمول سے زیادہ شبنم کیوں برس گئی ۔ کیا فلک بر ملا رو رہا ہے جوان درختوں اور سبز سبز پتیوں میں چھپا ہے ہوئی گھاس اور پتیوں پر جمع ہو گئی ہے ۔ ہاں بیچارے درختوں کی بے سامانی دیکھ کر نیچر نے انہیں اپنے دست فیاض سے شبنم عطا کی ہے کہ وہ دردر قطرے بجائے اوس کے شبنم ہی کو بہا جائیں ۔ اسوقت افسوس سارے عالم میں ہی اداسی چھائی ہوئی ہے جو سبب کسی دلدادہ کی ارمان بھرے دل میں ناامیدی سے اداسی ہو جایا کرتی ہے ۔ ہمارا بھی دل ڈوبتا گیا طبیعت پریشان ہوئی اچانک ایک خیال نے دل میں چٹکی لی اور نہ معلوم کس طرح ہیں سے دماغ کو بھی اوس سے متفق ہونا پڑا اور اب یہ خیال حافظہ کے وسیع خانہ میں پہونچ کر مصمم ہونے کی حد تک پہونچ گیا ناظرین متعجب نہ ہوں کہ یہ کیا خیال ہے اور کیوں مصمم ہوا ہم اپنے ناظرین کی دانش سے بہت پاگھوڑا دوڑا کر زیادہ میدان فکر میں تکلیف دینا نہیں چاہتے لہذا ہم ہی بتلائے دیتے ہیں کہ یہ خیال جو دو تین اراکین کی رائے سے متفق ہو کر قرار پایا یہ تھا کہ آج عید المومنین (جمعہ) ہے شہر کی سب سے بڑی مسجد ۔ مسجد مکہ میں نماز پڑھینگے جھٹ پٹ غسل کر کے مسجد روانہ ہوئے ۔ مسجد میں تمام کہا کر تین تین بار نہا گئے ۔ بہت سے رنگ اور گرد بیٹھے آنسو بہا رہے ہیں کسیکی زبان مرحوم کی تعریف و توصیف ہو رہی ہے اور کوئی زار زار سسک رہا ہے ۔ آخر جب ہم نے مرحوم کا نام دریافت کیا تو ایک شخص نے کمال رنج و حزن بیان کیا کہ مولوی غلام مصطفےٰ بیگ مرحوم ناظم نظم جمعیت سرکار عالی کا جنازہ ہے افسوس اس نام کے سنتے ہی بلا مبالغہ جاری ہی آنکھ سے بھی آنسو نکل آئے کلیجہ تھرایا سر چکرایا ایک گوشہ میں دنیا کی بے ثباتی کا فوٹو اپنے دل میں کھینچے بیٹھ گئے اور ذیل کے شعر سے کچھ ایسے گئے ۔

یہ چمن یونہی رہیگا اور تمام جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بولکر اڑ جائنگے

مگر یہ حضرت دل ہی رولا رولا تے تھوڑی بھی سمجھانے سمجھتے نہیں یہ تو وہ حضرت ہیں بس خدا کی پناہ مگر بھی ہم ایک نہیں لاکھ مرتبہ یہی کہیں گے مرحوم کے ساتھ جتنی ہمدردی کیجائے کم ہے بے وقت موت نے ہزار ہا آدمیوں کی امیدوں پر خاک ڈال دی اور خاص اونہی کے بچے امیدوں کے خون ہو گئے سب سے پہلے بڑی ہوئی یہ بات ہے کہ مرحوم نے حال ہی میں شادی کی تھی ۔ اس ناگہانی موت سے بیچاری دلہن کی جسے اب ہم افسوس کے ساتھ رنڈاپے کے منحوس لقب سے ملقب کر سکتے ہیں کیسی کیسی امیدوں کا خاتمہ ہو گیا مگر بمصداق ؎

وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے
صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے

ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ۔ اس کے بعد ہم مولوی عبداللہ بیگ صاحب سے جو مرحوم کے برادر خورد ہیں ہمدردی کرتے ہوئے اور دعا کرتے ہیں کہ اے خدا اون کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کر آمین ثم آمین ۔ خدا یہ کیسا سست پیر فرتوت فلک کہ غارت کرے یہ ناہنجار دنیا میں کسیکو بھی آرام سے رہنے نہیں دیتا جہاں کوئی لائق اور ہونہار شخص نکلا اوس کی نگاہ میں کانٹے کیطرح کھٹکنے لگا اور جب تک اوسے ٹھکانے نہ پہونچا دے چین نہیں آتا ۔ مگر جب ہم تقدیر اور تدبیر پر آتے ہیں تو فوراً اس فقرے سے دل ہو جاتا ہے کہ تنگ آ گیا ہے ۔

ہم نے مانا سارا سے رنگ بدلتے دیکھا
پر نہ قسمت سے تھکے کو کبھی ٹلتے دیکھی

اب ہم تھوڑی دیر کیلئے اوس طرف متوجہ ہوتے ہین کہ مرحوم ناظم صاحب انجمن جمعیت کی جگہ کون شخص ہونا چاہیے اور کون شخص اس عہدہ کا زیادہ تر مستحق اور اہل ہے اور کس شخص کے اس عہدہ جلیلہ پر ہونے سے ناظم صاحب ناظم صاحب مرحوم کے نعم البدل ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ ہماری نظر مین اسوقت جملہ عہدہ داران

انجمن پر بڑی تشویش کے ساتھ پڑ رہی ہین بہت غور و تامل کے بعد جملہ ابواب کو مدنظر رکھکر ہم یہی رائے قائم کرینگے کہ اس وقت اور اس زمانہ مین مولوی حاجی کریم اسعد اللہ کے سوائے کوئی بھی مددگاران انجمن جمعیت سے زیادہ حق دار ترجیح نہین رکھ سکتا اور نہ اہالیان انجمن کے حق مین ناظم صاحب مرحوم کا نعم البدل ہو سکتا ہے لیکن فی الحال منصرمانہ مولوی محمد علیخان صاحب مددگار ناظم مقرر کیے گئے ہین اس سے اہالیان انجمن خوش نہ خفا معتدل ہین۔ بجواب ان سبھون کی نظر مین استقلال نظامت تک بڑی امید ہم کی حالت مین اعلیحضرت کے حق رسان پالیسی پر پڑ رہی ہین گو کہین کیسا ہوتا ہے تاہم اخیر مین یہ ضرور کہین گے اگر انجمن پر سوائے کریم اللہ صاحب قادری کے اگر دوسرا مقرر کیا گیا تو سخت اہالیان انجمن کی بدقسمتی ہے ہم امید کرتے ہین کہ ضرور ہلا زمان سرکار ذی جاہ عالی اس مسئلہ پر غور فرمائینگے۔

عامت گفتار

مانو نہ مانو جان جہان اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجہائے جاتے ہین

چورون کی بن آئی

ہم اپنی گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ پہلے عام سپاہی اس مقدمہ کی تحقیقات کرتا تہا جب یہ معلوم ہوا کہ معمولی شخص تحقیقات مقدمہ اچھی طور سے نہین کر سکتا تو یہ حکم ہوا کہ سب انسپکٹر سے نیچے درجہ کا سپاہی تحقیقات نہ کرے جب اوسکا بھی نتیجہ سابق ہی سے ظہور مین آیا تو اس بہت بڑے مصارف کو اپنی ذمہ رکھ لیا کہ تہانون مین تین تین اور چار چار سب انسپکٹر مقرر کر دیے اور عام طور سے یہ حکم جاری ہو گیا کہ سب انسپکٹر سے ادنی درجہ کا شخص تحقیقات مقدمہ کرنے کا مجاز نہین۔ سنیئے صاحب برون کا بڑا ایسٹ چورون کی بن آئی جس کے یہان کوئی وقوعہ نقب زنی وغیرہ کا ہوا اوس نے اپنے نقصان موجودہ کو گوارہ کر کے یہ سمجھ لیا کہ مابعد کی بہت بڑی تاوان سے اپنے کو محفوظ رکہنا چاہیے لو بہائی چورو اب مسرون ڈہول بجاؤ۔ منہ کی مانگی مراد ملی خوب لوٹو خوب مزہ اڑاؤ ایسا موقع کا ہے کو ہاتہ آتا ہے چورو اب تمہاری بدمعاشی کی بہی رپورٹ نہ ہوگی اگر کوئی بیوقوف تمہاری رپورٹ بہی کردیگا تو کون خانہ خراب شہادت دیگا۔ کیا اپنی دہان پیان مین ملائگا اب تو ہماری گورنمنٹ آپ کو کچہ خوف نہین اور نہ کچہ کر سکتی ہے اول تو رپورٹ ہی نہین ہوگی اور اگر رپورٹ بہی ہوگی تو کیا قصد ہے کہ اب تو اوس کے گہر مین وہ رقم ہی ہے کہ چوری کا ثبوت د ... سکے۔ اور ماشاء اللہ آپ کی ... مین ہر وقت نقد موجود ہے

اسے بچاریگا تو انتظام کریگا جاپکا کچہ خوف نہ سمجہے مجسٹریٹ کیا کر سکیگا مگر وقت پر خبر بہی نہ ہوگا گورنمنٹ تو قانون کی خلاف کام نہ کرے گی۔ تم بہتر خود رہا کرو۔ جب وہ اپنی نقصان پر خود خلاف قاعدہ کوئی انتظام نہین کرتی۔ دیکہو ابہی کل کی بات ہے ۱۸ نومبر سنہ حال کو ضلع بارہ بنکی تیوڑہ گہاٹ پر بیل کے چور کے نکلتے تہے ملاحون نے کبھی جو مزدور کے ساتہ اون سے مقابلہ کیا اور مارے گئے اور گرفتار بہی کر لیا۔ سائنان موضع نے دیکہا بہی اور پہر بہی وہ فریب سے بہاگ گئے اور بمقابلہ ملاحون کی رپورٹ کے اُن کا بہی رپورٹ ہوا کہ ملاح ہمارے کہیت کا ... ہم زرگرن نے تاب کر کے گہاٹ تک پہونچا دیا بڑی افسوس کی ... ہے کہ کیا ملاح جانتے ہے کہ ہمارا ... کرینگے تو بیل کے نکلنے سے پہلے نکال رکہتے اگر بیچارا کرتے تو کیا راستہ مین اُن کی آواز کوئی نہ سنتا تہا افسوس صد افسوس ہوئے

عجب بے دولت اند دل اگر گویم زبان سوزد
اگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

فیض اعظم ۔ مونگیور ضلع بارہ بنکی

بیکاری بہی عضب آفت ہے جو غیرتمند کماؤ پوت ہوتے ہین وہ جانتے۔ بیکار معاش کچہ پیدا کر کے مدد نکال سکتے ہین۔ مگر جب کچہ بہی کرنیکا موقع نہین ملتا تو زندگی کو بیکار سمجہ کے مارنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہین۔ حال کا واقعہ ہے کہ رودایسٹ مین بیکاری

رامچندر جی کی ایک حالت

آجکل ناول اور افسانے عمدہ عمدہ دلآویز طرحدار حسرت خیز لکھے جانے شروع ہوئے ہیں جن کے سامنے قدیم جادو نگاروں کا نام بھی نہیں لیا جاتا۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اگلے لکھنے والوں نے کوئی بات اوٹھا نہیں رکھی جو [illegible] کے صاحب قلم اپنی جدتوں کے دعوی میں ہم راماین سے رامچندر جی کی ایک حالت ناظرین کو دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ حسن و عشق کے متعلق قدیم خیالات کس قدر [illegible] ہوتے تھے اور [illegible] سے نکلنے [illegible] قلم کے [illegible] کاغذ کی سطح پر پہونچکے کہانتک [illegible] ہو جاتے تھے۔

سیتا کے فراق میں جب رامچندر جی بیتاب بیقرار ہو کے ادہر ادہر پھرنے لگے ہر پہاڑ ہر صحرا ہر وادی اور ہر سبزہ زار کو چھانتے سیتا کو تلاش کرتے ہوئے جب اوس پہاڑ پر پہونچے ہیں جہاں ایک جوگی دنیا کو خیرباد کہے ہوئے سکونت پذیر تھا تو رامچندر جی نے اوس سے ملکے اپنے حق میں دعا چاہی اوس نے کیفیت دریافت کی جس پر انہوں نے اپنی زار حالت کا اظہار کیا جوگی نے جواب میں جو کچھ بیان کیا اوس کو راماین کا جادو نگار مصنف والمیکی ذیل کے الفاظ میں لکھتا ہے:۔

"میں ایک دن اوس ہوادار پہاڑ پر جو سامنے اوس خوشنما گلزار جنگل سے ملا ہوا آپ دیکھ رہے ہیں کھڑا تھا کہ ایک طرف سے مجھے سیاہ بادل اٹھتا ہوا معلوم ہوا اور [illegible] زور شور سے چل رہی [illegible] بہت جلد میرے سر پر آگئی اوس میں آگ کی سی چمکتی ہوئی چیز دیکھی جس کی مثال بجلی سے ہی ہو سکتی ہے۔ پہلے تو میں نے ایسا ہی سمجھا لیکن جب اوس میں سے ایک دلربا دینے والی چیخ کی آواز آئی تو میں چونکا پہاڑ لرزنا شروع ہوا [illegible] پہاڑ پر [illegible] میں نے [illegible] یہ آواز کسی نازنین عورت کی ہے اور وہ چمکتی ہوئی چیز جسے میں بجلی سمجھا تھا جیسے کسی دیو کے خونخوار [illegible] معلوم ہونے لگیں میں نے [illegible] اس کی آواز سنی لیکن سوا اس فقرہ کے میں اور کچھ نہ سنا کہ او پیارے رام میرے [illegible] مجھ پر کیا گذری [illegible] بہت غور کرنے کے بعد مجھ پر ایک ایسا منظر نظر آیا جسے میں پورے طور سے بیان نہیں کر سکتا۔

مجھے ایک نازنین عالم [illegible] کے پنجہ میں گرفتار ہاتھ پاؤں مارتی ہوئی معلوم ہوئی [illegible] اوس طرح جیسے کسی مظلوم قمری کو باز نے پکڑ لیا ہو اور اوس کے تیز ناخن قمری کے جسم کو صدمہ پہونچا رہے ہوں اور وہ [illegible] بیکسی [illegible] کے عالم میں تڑپ رہی ہو ہاں بیشک اب میں اوسے قمری ہی کہوں گا۔ آہ اوس پیاری قمری کے دلخراش چیخ نے مجھے بیچین کر دیا میں نے اوس کی جانب حسرت و افسوس کی نگاہ سے دیکھا اور اوس نے مجھے اپنے حال پر مغموم دیکھتے ہی پہلے تو ایک پازیب میری طرف پھینکی اور پھر موتیوں کا ہار بھی (جو اوس قمری کا طوق ہو رہا تھا) گو ان چیزوں کو میں نے بہت اچھی طرح رکھ چھوڑا اور اس وقت تک میرے پاس موجود ہیں۔ لیکن نہ میں ان نشانیوں سے اوس نازنین ہی کو پہچان سکا اور نہ آج تک کوئی اوس کا تعاقب ہی آیا۔ وہ نشانیاں میں تمہیں لائے دیتا ہوں تم دیکھو اور پہچانو"

اتنا کہکے جوگی نے وہ دونوں خوبصورت اور بیش بہا چیزیں لا کے مصیبت کے مارے رام کے سامنے رکھدیں جن کو دیکھتے ہی انہوں نے ایک دلدوز آہ کھینچی [illegible] دیر کے بعد [illegible] میں جا لگی۔ ہائے پیاری [illegible] کہیں [illegible] زمین پر [illegible] کے گر پڑے۔

جس وقت جوگی کی [illegible] بیان [illegible] آنکھوں سے [illegible] اشک جاری ہو گئے۔ [illegible] سیتا کی یاد میں اون چیزوں کو دیکھ کے اوس طرح بیچین ہو گئے جیسے [illegible] چمن [illegible] مقید بلبل قفس کی تیلیوں سے خوشنما چمن کو دیکھ دیکھ کے بیچین ہوتا ہے اون کے سامنے پیاری [illegible] سیتا کی صورت عالم تصور میں آگئی جس نے [illegible] وہ بار بار چاہتے تھے کہ دوڑ کے [illegible] کی صورت [illegible] گلے سے لگا لیں مگر ممکن نہ ہوتا تھا۔

نامہ نگار اشفاق پوری

رمضان خان بہادر

حضرت مولانا شیخ [illegible] کو [illegible] اس سال [illegible] نے خان بہادری کا [illegible] سے [illegible] ہے۔ آنجناب سے آپ [illegible] ہو گئے [illegible] رمضان خان ہیں [illegible] بڑے اہل دل [illegible] ہے۔ [illegible] آنجناب اپنی [illegible] مقدس میں ڈال لیتے ہیں [illegible] کی خبر میں نے [illegible] آپکی [illegible] گفتگو [illegible] نہیں کہا [illegible] کہاں ہیں۔

[illegible] آپ [illegible] جن کے [illegible] المبارک کا خطاب [illegible] طرح [illegible] ہے [illegible] میں ایکبار ۲۰ [illegible] روز کے [illegible] شام [illegible] کا [illegible]

اور تیرہ سولہ پڑھتے ہیں - اس سال ہر کار خانہ [illegible]
سے مرغن بھاوری بڑکر آپ کے پہلے میں
اکیلے میں کہانا ہوا جاتا ہے [illegible] جو ہر سے
ہوکت وہ بھی ہے - خان پہا [illegible] کو خدا ہی با
گیا ہے - بلکہ [illegible] افطار [illegible] میں ہے
مرسری [illegible] سے فرض [illegible] صاحب معاف
پائیں - رمضان ہے -

ہیٹ پر بار یہ ماہ رمضان ہے کہ نہیں
روزہ پر روزہ کا اب شیخ گران ہوکہ نہیں
بدخاقوں کے میسر ہے تجھے نعمت ہر گی
ابر میں دیکھ ہے اک چاند نہدان ہے کہ نہیں
یوں سرشام جو دیتا ہے اذان اے زاہد
[illegible] ہے روزہ کے تو محو فغان ہو کہ نہیں
مدح روزہ کی کرتا ہے بہت سے واعظ
پیٹ میں بہوک بہوا آج نہان ہو کہ نہیں
آن تو بہوک کے مارے ہے یہاں حشر بپا
کسکو معلوم عوض اسکا وہان ہو کہ نہیں
زش کرنا تو ہے نمبردم صبح [illegible]
آنکھیں تو بہول [illegible] اذان ہو کہ نہیں
روزہ رکھکر تو فتح آج ہی ہوئے جنت
سب سے لائق بہی کوئی حور وہان ہو کہ نہیں

ہاتف

حضرت [illegible] از [illegible]

عشق ساکوئی زمانہ میں دل آزار نہو
ظالم ہو تو رحم جسکو سہارا نہ [illegible]

[illegible] پناہ جاڑوں کی بہی رات عجب [illegible]
[illegible] کیسی سردی ہے گہر سے نکلنا [illegible]
[illegible] سے نہیں نکلا جاتا - [illegible]
[illegible] اب [illegible]

میں - یہ خیال آتا ہی تہا کہ چارپائی پر جا پہنچے اور
لگے کروٹیں بدلنے - الله الله کرکے ہاتھ پاؤں
میں گرمی آئی اور آنکھ نیند کی کچھ خمار نیند کا تہا
[illegible] آنکھ لگ گئی -
واہ واہ بہار ہونا ہی تہا کہ از لطف [illegible] آسیب
[illegible] کو گرد دیکھا تو ایک پیاری محفل میں جہان کی نادر
وہ پیدایش دیکھکر یہ معلوم ہوا گویا الله میان نے
زندہ ہی بہشت میں پہنچا دیا - کافوری شمع تہیں جو
روشن ہو رہی تہیں - خوشبو کے مارے دماغ معطر
ہوا جاتا تہا نقرئی و طلائی کرسیاں محفل میں ہوں
پہر بہلا اوس کی خوبی زبان سے تو بیان ہو
نہیں سکتی وہ کرسیان جن سے اس محفل کی سجاوٹ
تہی ادپر سفید سفید [illegible] جامے بدن پر رونق
افروز تہے -
ایک دبلا پتلا نحیف نورانی صورت والا جو اپنی
وضع سے لکہنؤ کا معلوم ہوتا تہا با واز بلند پڑہ
رہا تہا کہ

وہ آتا ہے جو ہے مو جد نیرنگ تشویق
نشتہ کا مان محبت کا ہو پئے تشنہ خون
جس کے آگے سر تسلیم دو عالم ہیں نگون
سر جہکانے سے ہی قدمبوسی کو جس کے گردون
تیغ کھینچے ہوئے سرگرم عتاب آتا ہے
ملک الموت بہی ہمراہ رکاب آتا ہے

بیچارہ بڈہا اتنا ہی پڑہنے پایا تہا کہ دور دروازے
پر ہو ہو کا شور و غل ہونے لگا اور محفل میں سنسان
ہو گیا - تہوڑی دیر میں حضرت عشق کی سواری کا
جلوس نمودار ہوا -
حضرت عشق کی جب صورت کر میں نے دیکہا تو
میرے ہوش و حواس رفو چکر ہو گئے اور دل ہی دل
میں خیال کرنے لگا -
یا الله یہ تو پاک صورت ہے اور اوصاف کیسے کیسے

پری وش صاحب جمال حور وش ہمہ تن اوس
کے ساتہ ہیں -"
اتنا ہی خیال کرنے پایا تہا کہ ایک غول اور نظر آیا
جن کی صورتین خاک آلودہ گریبان چاک آہ آہ
اور واہ واہ کرتے چلے آرہے ہیں -
کچھ عرصہ کے بعد ایک نوجوان خوش رو خوشنما کہڑا
ہوا اور حضرت عشق کی اس طرح مدح سرائی کرنے
لگا -

یا خدا عشق صنم کا کوئی بیمار نہ ہو
دم نکل جائے بلا سے پہ یہ آزار نہو
شعلۂ حسن کبہی گرمئ بازار نہ ہو
کہوٹے دامون کوئی یوسف کا خریدار نہو
نہ ہے حسن پرستی کا مزہ آنکھوں میں
ماہرو داغ نظر آئیں سدا آنکھوں میں

اے بہائیو دیکہا یہ کون ہے اس کو پہچانو یہ
عشق ہے جس نے سیکڑوں گہر برباد کر دئے
ہزاروں گہر کے چراغ بجہا دئے سیکڑوں
خانماں برباد ہو گئے لاکہوں بے گناہ قتل ہو گئے
پس بہائیو جہان تک ہو سکے اس کے ساتہہ
بہی بہاگو اور اس سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ یہ
تمہارا جانی دشمن ہے گو تم اس کو اپنا دوست
سمجہتے ہو مگر اس کی محبت بہی ستم آمیز ہے"
حضرت عشق سے یہ باتیں نہ سنی گئیں اور ذیل کو
کہا -
اے خرد تیری عقل سٹھیا گئی ہے تو نے کبہی سیر
نہیں کی ورنہ ایسے نالایق الفاظ میری شان
میں کبہی نہ کہتا خیر اب غور سے سن -
اصل تو یہ ہے جس گلشن میں ہم بدولت رہتے
ہیں وہاں کی دلاویزیاں واقعی بات یہ ہے کہ
قابل دید ہیں - جہان کا ہر پہول ہجران نصیب
کے زخم دل انگار سے کم نہیں اور باد نسیم تہے

ٹہنڈے ٹہنڈے جہونکے کچہ آہ سرد سے بڑے نہیں،

بالبدوت کے شجر میں اون کا ذائقہ بہی عجیب و غریب ہے کیونکہ کبہین تو وہ میٹہا ہو جاتا ہے جس کی شیرینی کو نہ قند پہونچ سکتا ہے اور نہ شکر جس نے اوس کو چکہہ لیا پس پہر انگلیاں ہی چاٹتے بنتی ہیں۔ مگر کبہین کبہین ایسا زہر ہلاہل ہو جاتا ہی کہ بس خدا کی پناہ جس زبان پر رکہہ لیا وہ گیا دنیا سے۔

جس غریب پر میرا دست شفقت پہر گیا پہر وہ کسی پری وش کی الفت مین محبت کے سنگلاخ میدان مین ٹہوکرون پر ٹہوکرین ہی کہانی پڑتی ہین اور درد فراق کے صدمون سے سینہ جُدا چلنی ہو جاتا ہے۔ پاؤن مین آبلے کا بہی پڑجانا کوئی حیرت کی بات نہیں جس کی وجہ سے بیچارے کو ایک ایک قدم چلنا دشوار ہو جاتا ہے نہ کوئی مونس ہے اور نہ رفیق مگر ہان وہی آبلہ پا ہین جو اُسکے بیکسی غریب الوطنی اور کس مپرسی کو دیکہہ کر پہوٹ پہوٹ کر رونے لگتے ہین بیچارہ جب بادیہ پیمائی کرتے کرتے تہک جاتا ہے تو ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹہکر تلوؤن سے کانٹے نکالنے مین مشغول ہو جاتا ہے اسی درمیان مین اس کو کبہی کبہی اگلے صحبتون اور جلسون کا بہی خیال آجایا کرتا ہے جسکے وجہ سے بیچارہ آہستہ آہستہ آنسو رونے لگتا ہے آخر بصد حسرت و یاس کہہ اُٹہتا ہے

”اے میری پیاری اب تو اپنی صورت دکہا دے آہ ذرا دیکہہ کہ میری کیسی خراب و خستہ حالت ہے اب کوئی دم کا مہمان نظر آرہا ہون پہر مین کہان اور تم کہان ہان اگر بعد میرے دو آنسو بہانے آئے بہی تو کیا ہے بس انکا من نام بچہ۔ کار خراب آمد + آہ پیاری اب وہ دن قریب آرہا ہے جب میری آنکہین رہنی کی رہنی حسرت دیدار مین کہلی کی کہلی رہ جاوین گی مگر افسوس صد افسوس مین نہ ہون گا۔ اے پیاری آ اور جلدی آ کیونکہ تیرا عاشق نیم جان ہے اور اب کچہ دیر کا مہمان نظر آتا ہے،،

اے خرد دیکہہ جس کو چاہتا ہون اس کو اس حالت مین رکہہ کر دنیا سے نامراد ہی سے جاتا ہون اس پر بہی میری لوگ کس قدر آؤبہگت کرتے ہین۔ مگر ہان جس کو چاہتا ہون وصل محبوب سے بہی سرشار کر دیتا ہون اور کچہ ہی عرصہ مین عزا خانہ ایک پیاری محفل نغمہ و سرود کی ہو جاتی ہے۔ پہر کیا ہے جہان دو محبت بہرے دل ملے اور ساغر پر ساغر چلنے لگے پہر کسی بیچارہ نصیب کا خمر تون بہرا دل ہوتا ہے اور وہ کمسن حور وش مہ جبین گورے گورے رخسارون والا جس کا گدرایا ہوا جوبن ہوتا ہے۔ اے خرد کیا تجہکو نہین معلوم؟ وہ لوگ جو خدا اور اس کے پیارے حبیب سے الفت و محبت رکہتے ہین صرف ایک مین ہی اون کا ایسا رفیق ہون جو رسول عربی اور خدا کے دربار تک اون کو پہونچا دیا کرتا ہون اگر مین اُن کا رہبر نہ ہون تو پہر ایسا کون ہے جو اون کو اس پاک جناب تک پہنچائے:۔

حضرت عشق کے اس کہنے پر جس قدر اہل محفل تہے سب دست بدعا ہو کر پکار اوٹہے۔

”اے خدا اگر تو نے ہم کو دل دیا ہے تو ہم کو اپنا سچا عشق بہی عطا کر،، آمین

اتنے مین بجہ

آنکہہ پٹ سے کہل گئی ایسی کہ مین سیانہ تہا۔

واہ رے نادانی کہ وقت صبح یہ ہم پر کہلا
خواب تہا جو کچہ کہ دیکہا جو سنا افسانہ تہا

بقلم

راست گفتار شوخ نگار آزاد از آثاوہ ؛

ہے۔ کسی کے نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ سختی کے مارے بال سینہ کے کانٹے بن جاتے ہین کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ بدبو کے مارے دماغ پھٹنے لگتا ہے ہم نے بھی بمبئی کے چند اشتہار بازون کے خضابون کا امتحان کیا واقعی ان مین کوئی نہ کوئی عیب ضرور پایا۔ جب اپنے اخبار کے خریدارون سے شکایتین سنتے سنتے ہمارا ناک مین دم آگیا تو ہم کو ان کی شکایتین رفع کرنے کا خیال پیدا ہوگیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ایک نسخہ ہم کو دستیاب ہوگیا۔ ہم نے اچھی طرح تجربہ بھی کر لیا۔ اس خضاب مین بال برابر بھی کوئی نقص نہین پایا۔ علاوہ اس صفت کے آناً فاناً مین بال خوب سیاہ کر دیتا ہے یہ ایک بڑی صفت ہے کہ بجائے بدبو کے خوشبو ہے جس کو ضرورت ہو شوق سے اس کا استعمال کرے۔ ترکیب استعمال کا پرچہ اسکے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔

قیمت فی بکس عہ

علاوہ محصول پارسل

نقد قیمت یا ویلیو کی درخواست آنے پر بھیجا جائے گا۔

مشتہر

فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر

... بھی ایسا پھیلا ہے کہ شاہی علاحدون کا بھی خیال ... رنگون کا ذکر ہے کہ ... دو مہر کو ... پلٹن ... ریجنٹ کے افسرون کے مکان ... کے ساتھ شاہی جھنڈا پانا بھی ... کی تو لیہ پوچھ ہی نہین چل بہت ... ہوگئی ... ہندوستان [illegible]

خضاب لاجواب و پسند خاص و عام

اے شائقین صاحبان کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرتے ہین آیا ہے جو کہ کئی سال تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے اس کے ایکدفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان تعجب کنندگان کی داد دینے مین ہرگز توقف نفرمائین گے وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بار نہین لگاو بچئے پانچ منٹ مین بالکل سیاہی پر دیکھ لیجئے طرفہ یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہین رہتی۔ بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہین۔ اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ محصول بذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا بر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبون کے صرف نام نامی ذیل مین درج کرتے ہین آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین۔

(۱) آغا حسن علی صاحب۔ بالیگنج۔ کلکتہ
(۲) احمد شاہ صاحب " "
(۳) بابو امیر علی صاحب۔ پرانا قلعہ۔ راولپنڈی
(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر۔ بہار جہان آباد
(۵) حکیم امام علی صاحب۔ کریا بازار۔ کلکتہ

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی پیر شاہ بھدر پور آفس ... بمبئی۔

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ سے بھی مل سکتا ہے۔ منشی عبدالرحمن آزاد۔ دفتر پنچ بہار بمبئی

اسلامی دنیا

بقول ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار کے والی کریٹ اور ایڈریانوپل مین پھر جھنڈا چپانہ ہوتی نظر آتی ہے۔ مصری اخبارات بھی والی کریٹ کے طرز عمل سے مطمئن نہین اور ان کی رائے ہے کہ اسے معزول کر دینا چاہیے روسی اخبار ریچ نے ایک خاص نامہ نگار کریٹ بھیجا تھا جو کئی روز تک مبارک کا مہمان رہا اس کی تحریر وہ سے بھی پایا جاتا ہے کہ سلطان المعظم کو اوس کے وعدہ ہائے اطاعت پر بھروسہ نہین کرنا چاہیے۔

کرسنچہ علاقہ روانہ سے خبر آئی ہے کہ وہان پندرہ سو مسلمان بلاد عثمانیہ مین ہجرت کر آنے کے ارادہ سے جمع ہین عثمانی کونسل نے ان کے آستانہ علیہ مین پہنچانے کا انتظام کر دیا ہے ہر روز پچاس ساٹھ آدمی یہان سے روانہ کئے جاتے ہین۔ تاکہ نزول بارش و برف سے پہلے پہلے تمام بخیریت قسطنطنیہ پہونچ جائین۔

یونانی بیڑہ جہازات جو علاقہ عثمانی مین وارد ہوا تھا دولت علیہ کیطرف سے اس کی نہایت عزت و توقیر کی گئی۔ اس کے شکریہ مین شاہ یونان نے اپنا خاص سفیر حضور خلافت پناہی مین بعرض عرض داشت روانہ کیا ہے کہ جو اعزاز و احترام میرے افسران افواجکا اعلیحضرت نے فرمایا ہے اس کے لئے مین نہایت درجہ ممنون احسان ہون۔

مصر کی کان کن کمپنی نے ساحل بحر احمر پر ایک قسم کا نمک دریافت کیا ہے۔ یہ نمک نہایت قیمتی اور اعلا قسم کی دوا بنانے مین جسے ملح الفسفات کہتے ہین۔ کمپنی مذکور تہرون مین سے اس کے نکلوانے کا انتظام کر رہی ہے۔

جاسوسون کی رپورٹین ۔

لنڈن ۲۰ ڈسمبر - کانڈنٹ شپیر کی تحقیقات مقام گرفرنیٹ پر شروع ہو گئی - انپر قتل - اور ٹرین لوٹنے اور قیدیون کے ساتھ بے رحمانہ برتاؤ کرنے کے بیس الزامات عاید ہین - مسٹر ایسکوتھ نے مقام اولورہیمپٹن کے ایک جلسہ مین اثنائے اسپیچ مین لارڈ روزبری کے اون ریمارکون کی بڑی آزادی کے ساتھ تائید کی جو اونھون نے مقام چیسٹرفیلڈ پر اپنی اسپیچ مین کئے تھے اور لارڈ کچنر و لارڈ ملنر کی بڑی تعریف کی

لنڈن - ۲۰ - دسمبر - یوگنڈا ریلوے کی پٹری وکٹوریا نیانزا تک تیار ہو گئی ۔

لنڈن - ۲۰ - دسمبر - لنڈن ٹائمز اس بات پر زور دیتا ہے کہ گریٹ برٹن کو چاہئے کہ اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ کانفرنس مین ہماری پولیٹکل و تجارتی منافع کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے پائے -

لنڈن ۲۰ دسمبر - ارجنٹینا اور چلی باہمی سرحدی مسئلہ کو آپس مین طے نہ کر سکے ارجنٹینا نے اپنے وزیر کو چلی سے واپس بلوا لیا اور دونون طرف جنگ کے آثار بہت برے معلوم ہوتے ہین -

لنڈن ۲۲ دسمبر - روٹر قسطنطنیہ سے تار دیتا ہے کہ مبارک کے محل واقعہ کویت پر جو ٹرکی علم نصب تھا اوسے برٹش جنگی جہاز کے کمانڈر نے اوتار دیا اور اوسپر مبارک کا جھنڈا نصب کیا جس سے اوسکی آزادی کا ثبوت ہوتا ہے -

لنڈن - ۲۴ - ڈسمبر - لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ اس ہفتہ مین ایک سو تیس (۱۳۰) ڈچ مقتول و مجروح ہوئے اور تین سو دس گرفتار ہوئے اور بیشتر نے ہماری اتباع قبول کی لارڈ مذکور رپورٹ کرتے ہین کہ آرینج کولونی کے مشرقی حصہ مین جو کیمپ کی لائن بڑی سرعت کے ساتھ تیار ہو رہی ہے ۔

بوڈاپیسٹ مین بیکار لوگون نے ایک سخت بلوہ برپا کیا پولیس نے مجمع کو تلوارون سے منتشر کیا جسمین بہت سے لوگ مجروح ہوئے لوگ اس سے سخت برانگیختہ ہو کر متمول لوگون کے محلون مین گھسے دوکانون کے دروازے توڑ دئے جواہر اور دیگر قیمتی اشیا لوٹ لئے پولیس نے بڑی کوشش سے باغیون کو منتشر کیا -

لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ جنرل اسپینس کے فوج کے دو سو سپاہی ٹرنسوال مین ریجیا ڈرپ کے بیتون کا مختلف جماعتون مین گشت لگا رہے تھے - اسوقت ایک جماعت پر تین سو ڈچون نے دفعتاً حملہ کیا ہمارے سات سپاہی کام آئے - لارڈ کچنر کا دوسرا رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۰ ماہ حال کو آرینج کولونی مین مقام ٹیغل کوپ پر ڈیمنٹ ہارس رجمنٹ کے میجر ڈینٹ ڈچونکے مقابلہ مین سخت مجروح ہوئے چار تکبند زخم آیا ہے اسکے بعد کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ باوجودیکہ زخم سخت مہلک تھے لیکن میجر مذکور رو بصحت ہین اس لڑائی مین دو افسر اور بیس سپاہی مقتول اور چودہ افسر اور سترہ سپاہی مجروح ہوئے - میجر ڈینٹ ڈچونکو مقام ریٹنسبرگ پر ڈاکو کرنے سے روکنے کے لئے آگے بڑھے تھے اور مقابلہ مین آٹھ سو ڈچ آ گئے -

جنہین پہلے میجر مذکور کو یومنری کا دھوکہ ہوا یہ ڈچ ایم بوتھا کے ماتحتی مین تھے اور بلا انتظار ڈچ پر گولیان چلا رہے تھے جس سے زیادہ دھوکہ ہوا - اس دھوکے کی یومنری نے دفعتاً ہمارے توپخانے کا چارج کیا میجر ڈینٹ فوج کے ایک حصہ کے ساتھ آگے بڑھے تاکہ اچھے موقع پر فوج کو آمادہ جنگ کرین لیکن ڈچون نے بڑی سرعت کے ساتھ پہلے اوس اچھے موقع پر پہنچکر قیام کر لیا اور ہماری فوج پر گولہ باری شروع کر دی ہماری فوج نے فوراً ہٹکر اوس مقام کے نیچے قیام کیا اور آخر تک لڑتے رہے یہانتک چار کے سوائے سب یا تو مارے گئے یا مجروح ہوئے اسی اثنا مین کپتان سکاٹ نے چند سپاہی جمع کرکے ڈچون پر حملہ کیا اور بار دیگر مقام سے اونکے پیر اوکھڑ گئے تھوڑی دیر کے بعد رینکن بھی پہنچ گئے مقام ولجی تک دشمنون کا تعاقب کرکے پانچ ڈچونکو گرفتار کر لیا دشمن چھ لاشین میدان جنگ مین چھوڑ کر بھاگ گئے اور ستائیس لاشون کے دفن کرنے کا اقرار کرتے ہین -

کلکتہ مین برقی ٹرمیوے کا انتظام بسرعت پورا کر رہے ہین امید کہ عنقریب جاری کیا جائیگا -

ہندی والیان ریاست جو امپیریل کیڈٹ کور مین جنگی تعلیم حاصل کرنے کو میرٹھ مین جمع ہو رہے ہین اونکے لئے اکیس گھوڑے جنگی سواری کے گورنمنٹ انڈیا کیطرف سے خریدے جائینگے ہر ایک گھوڑے کی قیمت بقدر گیارہ سو روپیہ ہوگی - ایس شاہزادہ رایش کے گورنمنٹ بہم پہنچائیگی - ان گھوڑون پر ۲۳ ہزار ایک سو روپیہ خرچ ہوگا

حال مین ایک دستہ فوج کا کراچی سے علاقہ میکران کو روانہ کیا گیا ہے امید نہین ہے کہ اسکو کوئی سخت مقابلہ وہان پیش آویگا - اس نواح مین کچھ راہزن نمودار ہوئے ہین جنھین پکڑنے کے لئے ایرانی سرحد سے مقامی فوج آ گئی ہے امید ہے کہ بلا کسی سنگین مقابلہ کے راہزنون کا جتھا شکست کیا جاویگا جسکے بعد یہ نواح تجارت کے واسطے بالکل محفوظ خیال کی جائیگی

انبالہ مین بوئر قیدیون کے کیمپ سے لیکر ریلوے اسٹیشن تک سلسلہ ٹیلیفون قایم کیا گیا ہے

بھاگل پور مین راج کمار کالج کے لئے مزید سرمایہ جمع ہو گیا - عنقریب یہ کالج جاری کرینگے -

میونسپلٹی لاہور نے کسولی کی پیسٹور انسٹی ٹیوٹ کے واسطے پچیس روپیہ ماہوار منظور کیا یعنی تین سو سالانہ -

سیالکوٹ مین ایک مسجد سے جوتی .